Basharat Saleem
2025.06.27 13:56
I attest to the accuracy and
integrity of this document

از عدالتِ عظمیٰ

ڈاکٹر پریت سنگھ

بنام

ایس۔کے۔منگل و دیگران

تاریخ فیصلہ: 2 ستمبر، 1992

[ایم۔این۔وینکٹاچالیا، پی۔بی۔ساونت اور این۔پی۔سنگھ، جسٹس صاحبان]

سول سروس-22.7.86 پر مینجنگ کمیٹی کے ذریعے کسی تسلیم شدہ کالج کے پرنسپل کے طور پر تقرری-15.10.87 پر ترمیم شدہ مقرر کردہ قابلیت—16.10.87 سے اثر کے ساتھ 13.11.1987 پر وائس چانسلر کی طرف سے منظوری—کی قانونی حیثیت۔

یونیورسٹیاں-22.7.86 پر مینجنگ کمیٹی کے ذریعے تسلیم شدہ کالج کے پرنسپل کے طور پر تقرری-15.10.87 پر ترمیم شدہ مقرر کردہ قابلیت — 16.10.87 سے اثر کے ساتھ 13.11.1987 پر وائس چانسلر کی طرف سے منظوری-کی قانونی حیثیت۔

ایک کالج کے پرنسپل کے عہدے کا اشتہار 30.6.1986 پر دیا گیا تھا۔ درخواست دہندگان کے انٹرویو کے بعد، اپیل کنندہ کا انتخاب کیا گیا۔ 22.7.1986 پر انہیں مینجنگ کمیٹی نے پرنسپل مقرر کیا۔ ان کی تعیناتی کو وائس چانسلر نے منظور نہیں کیا تھا، کیونکہ اپیل کنندہ اس عہدے کے لیے مطلوبہ قابلیت کو پورا نہیں کرتا تھا۔

مقرر کردہ قابلیت یہ تھیں: (1) مستقل طور پر اچھا تعلیمی ریکارڈ، (ii) پہلی یا اعلی دوسرے درجے کے ساتھ (سات نکاتی پیمانے میں 55 فیصد نمبر / گریڈ بی) کسی بھی مضمون میں ماسٹر ڈگری اور (iii) کسی بھارتیہ یونیورسٹی کی تعلیم میں ڈگری یا غیر ملکی یونیورسٹی کی مساوی ڈگری۔

Basharat Saleem
2025.06.27 13:56
I attest to the accuracy and
integrity of this document

تاہم، تعیناتی کو وائس چانسلر نے 13.11.87 کے اپنے حکم کے ذریعے منظور کیا، جو 16.10.1987 سے نافذ ہوتا ہے، جب پرنسپل کے لیے مقرر کردہ قابلیت میں 15.10.1987 پر ترمیم کی گئی تھی۔

مدعاعلیہ نمبر 1 نے اس بنیاد پر اپیل کنندہ کی تعیناتی کے جواز پر سوال اٹھاتے ہوئے ایک رٹ درخواست دائر کی کہ تعیناتی کی تاریخ پر اپیل کنندہ کے پاس مطلوبہ قابلیت نہیں تھی۔

عدالت عالیہ نے رٹ پٹیشن کی اجازت دی اور اپیل کنندہ کی تعیناتی کو کالعدم قرار دے دیا، جس کے خلاف خصوصی اجازت کے ذریعے موجودہ اپیل دائر کی گئی تھی۔

اپیل کنندہ نے دعوی کیا کہ اس کے پاس پرنسپل کے عہدے کے لیے مقرر کردہ مطلوبہ قابلیت موجود ہے؛ کہ "ماسٹر ڈگری" میں ماسٹرز ڈگری ان ایجوکیشن (ایم ایڈ) شامل ہے)؛ کہ چونکہ اپیل کنندہ نے ایم ایڈ کے امتحان میں 60 فیصد نمبر حاصل کیے ہیں، اس لیے یہ سمجھا جائے گا کہ اس کے پاس ماسٹر ڈگری ہے اور اس نے 55 فیصد سے زائد نمبر حاصل کیے ہیں۔

جواب دہندگان نے پیش کیا کہ اگر اپیل کنندہ مینجنگ کمیٹی کی طرف سے مقرر کردہ تاریخ پر مقرر کردہ قابلیت کے لحاظ سے تعیناتی کا اہل نہیں ہے، جو کہ وائس چانسلر کی منظوری سے مشروط ہے، تو بعد میں وہ اہلیت کے بعد اہل نہیں ہو سکتا۔ اس عہدے کے لیے ترمیم کی گئی تھی۔

اپیل کو مسترد کرتے ہوئے، یہ عدالت،

قرار دیا گیا کہ: 1.01. اہلیت تجویز کرنے کا واحد مقصد یہ ہے کہ پرنسپل کے عہدے پر تعیناتی کے لیے امیدوار کے پاس پہلے یا اعلی دوسرے درجے کی ماسٹر ڈگری کے ساتھ مستقل طور پر اچھا تعلیمی ریکارڈ ہونا چاہیے، انتظامیہ کے علاوہ ادارے میں تدریس کی عمدگی اور معیار کو برقرار رکھنے کے لیے سب سے موزوں شخص کا انتخاب کرنا ہے۔

1.02. جب اہلیتوں کے لیے ضروری ہو کہ "کسی بھی مضمون میں پہلی یا اعلی دوسرا درجہ (سات نکاتی پیمانے میں 55 فیصد نمبر / گریڈ بی) ماسٹر ڈگری کے ساتھ مستقل طور پر اچھا تعلیمی ریکارڈ"؛ اس کا مطلب ماسٹر آف آرٹس جیسی تعلیمی اہلیت ہو گی۔ مذکورہ ضرورت "مستقل طور پر اچھے تعلیمی ریکارڈ" کے ساتھ تجویز کی گئی تھی۔

Basharat Saleem
2025.06.27 13:56
I attest to the accuracy and
integrity of this document

1.03. ماسٹر ڈگری کا مطلب کسی بھی مضمون میں ماسٹر آف آرٹس کی ڈگری ہوگی، یہ اس حقیقت سے بھی ظاہر ہوتا ہے کہ اس ڈگری کے علاوہ امیدوار کو "ڈگری ان ایجوکیشن" بھی حاصل کرنا ضروری تھا جس کا مطلب بی ایڈ یا ایم ایڈ ہوگا۔ عام طور پر اگر "ماسٹر ڈگری" کا بیان محاورہ تعلیم میں ماسٹر ڈگری (ایم ایڈ) کو بھی شامل کرنا تھا تو "تعلیم میں ڈگری" کی تیسری ضرورت کو تجویز کرنے کی ضرورت نہیں تھی۔

1.04. ایم اے میں تھرڈ ڈویژن حاصل کرنے والا شخص جس پر کسی بھی یونیورسٹی کے ذریعے لیکچرر کے عہدے کے لیے بھی غور نہیں کیا جا سکتا، وہ کسی بھی کالج کے پرنسپل کے طور پر مقرر ہونے کے لیے اہل نہیں ہوگا، اگر بعد میں وہ ایم ایڈ میں سیکنڈ کلاس میں اعلی نمبر حاصل کرتا ہے۔ ایک سال کا کورس مکمل کر کے امتحان۔

1.05. موجودہ معاملے میں اس بات پر کوئی اختلاف نہیں ہے کہ ماسٹر آف آرٹس کے امتحان میں اپیل کنندہ نے صرف 47.1 فیصد نمبر حاصل کیے جو کہ سیکنڈ ڈویژن بھی نہیں ہے۔ اپیل کنندہ نے اپنے ماسٹر آف آرٹس کے امتحان میں دوسرے درجہ کے نمبر بھی حاصل نہیں کیے تھے جبکہ ضرورت فرسٹ یا ہائی سیکنڈ کلاس (55 فیصد) تھی۔ ناقابل تسخیر نتیجہ یہ ہے کہ متعلقہ تاریخ کو اپیل کنندہ کے پاس مطلوبہ قابلیت نہیں تھی۔

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 3551، سال 1992۔

لیٹر پیٹنٹ اپیل نمبر 605، سال 1992 میں پنجاب اور ہریانہ عدالت عالیہ کے 7.5.1992 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل کنندہ کے لیے پی سی جین اور منوج سوروپ۔

جواب دہندگان کے لیے ہردیو سنگھ اور آئی بی گور۔

عدالت کا فیصلہ این پی سنگھ جسٹس نے سنایا۔

خصوصی اجازت دی گئی۔

Basharat Saleem
2025.06.27 13:56
I attest to the accuracy and
integrity of this document

یہ اپیل عدالت عالیہ کے فیصلے کو کالعدم قرار دینے کے لیے دائر کی گئی ہے، جس میں اپیل کنندہ کی چھوٹو رام کالج آف ایجوکیشن، روہتک (جسے اس کے بعد 'مذکورہ کالج' کہا گیا ہے) کے پرنسپل کے طور پر تعیناتی کو کالعدم قرار دیا گیا ہے۔

30 جون 1986 کو ایک اشتہار جاری کیا گیا تھا جس میں مذکورہ کالج کے پرنسپل کے عہدے کے لیے درخواستیں طلب کی گئی تھیں۔ درخواست دہندگان کے انٹرویو کے بعد اپیل کنندہ کو مذکورہ عہدے کے لیے منتخب کیا گیا اور اسے 22 جولائی 1986 کو زیر بحث کالج کی مینجنگ کمیٹی نے پرنسپل مقرر کیا۔ یونیورسٹی کے ضوابط کے مطابق اس طرح کی کسی بھی تعیناتی کے لیے وائس چانسلر کی منظوری درکار ہوتی تھی۔ وائس چانسلر نے اپیل کنندہ کی مذکورہ تعیناتی کو اس بنیاد پر منظور کرنے سے انکار کر دیا کہ اس نے اس عہدے کے لیے مطلوبہ قابلیت کو پورا نہیں کیا، اور وائس چانسلر کے فیصلے کو 24 اگست 1987 کے ایک خط کے ذریعے کالج کی مینجنگ کمیٹی کو باضابطہ طور پر آگاہ کر دیا گیا۔ تاہم، بعد میں وائس چانسلر نے 13 نومبر 1987 کے اپنے حکم نامے کے ذریعے اپیل کنندہ کی تعیناتی کی منظوری دی جو 16 اکتوبر 1987 سے نافذ العمل ہے۔ اپیل کنندہ کی تعیناتی کے جواز پر منسلک رٹ درخواست میں اس بنیاد پر سوال اٹھایا گیا تھا کہ تعیناتی کی تاریخ پر اپیل کنندہ کے پاس مطلوبہ قابلیت نہیں تھی۔ اس بات کی نشاندہی کی گئی کہ چونکہ اپیل کنندہ کے پاس مطلوبہ قابلیت نہیں تھی، اس لیے وائس چانسلر نے ان کی تعیناتی کی منظوری نہیں دی لیکن بعد میں انہوں نے تعیناتی کی منظوری صرف 16 اکتوبر 1987 سے دی جب پرنسپل کے لیے مقرر کردہ قابلیت میں 15 اکتوبر 1987 کو ترمیم کی گئی۔ یہ تجویز کیا گیا کہ یہ تبدیلی اپیل کنندہ کی تعیناتی کو آسان بنانے کے لیے بدنیتی کے ارادے سے متعارف کرائی گئی تھی۔

تاہم، اس عدالت کے سامنے، اپیل کنندہ کی جانب سے یہ موقف اختیار کیا گیا کہ اس کے پاس پرنسپل کے عہدے کے لیے مقرر کردہ مطلوبہ قابلیت موجود ہے، جس تاریخ کو اسے مینجنگ کمیٹی نے مقرر کیا تھا، اور وائس چانسلر کو کالج کی مینجنگ کمیٹی کے ذریعے پرنسپل کے طور پر ان کی تعیناتی کی تاریخ سے ان کی تعیناتی کی منظوری دینی چاہیے تھی۔

تنازعہ کو سمجھنے کے لیے، کسی تسلیم شدہ کالج آف ایجوکیشن کے پرنسپل کے لیے مقرر کردہ مطلوبہ قابلیت کا حوالہ دینا مناسب ہوگا، جو موجود تھی اور جسے 15 اکتوبر 1987 کو تبدیل کیا گیا تھا۔

Basharat Saleem
2025.06.27 13:56
I attest to the accuracy and
integrity of this document

ترمیم سے پہلے	ترمیم کے بعد
(a) پہلی یا اعلی دوسرا درجہ (سات نکاتی پیمانے میں 55 فیصد نمبر / گریڈ بی) کے ساتھ مستقل طور پر اچھا تعلیمی ریکارڈ کسی بھی موضوع میں ماسٹر ڈگری اور بھارتیہ یونیورسٹی کی تعلیم میں ڈگری یا غیر ملکی یونیورسٹی کی مساوی ڈگری (اگر کسی امیدوار کو بہت اعلی معیار کا کریڈٹ ریسرچ کام کرنا ہے تو آرام دہ) اور	(a) تعلیم میں ماسٹر ڈگری پر کم از کم فرسٹ یا ہائی سیکنڈ کلاس (بی سات نکاتی پیمانے پر) کے ساتھ ایک اچھا تعلیمی ریکارڈ اور ضروری نہیں کہ متعلقہ مضمون میں ماسٹر ڈگری پر بھی ہو (اگر کسی امیدوار کو بہت اعلی معیار کا کریڈٹ ریسرچ کام کرنا ہو یا 27.1.1976 سے پہلے یونیورسٹی سے منظور شدہ استاد)۔
(b) ایم ب فل کی ڈگری یا ماسٹرز کی سطح سے بلند کسی تسلیم شدہ ڈگری، یا ایسا شائع شدہ تحقیقی کام جو امیدوار کی خود مختار تحقیقی صلاحیت کو ظاہر کرے۔ بشرطیکہ اگر کوئی امیدوار وہ قابلیت رکھتا ہو جیسا کہ ...	(b) کوئی تبدیلی نہیں۔
(b) ایم فل کی ڈگری، یا ماسٹرز کی سطح سے بلند کوئی تسلیم شدہ ڈگری، یا ایسا شائع شدہ تحقیقی کام جو امیدوار کی خود مختار تحقیق کی صلاحیت کو ظاہر کرے۔ بشرطیکہ اگر ایسا کوئی امیدوار جس کے پاس (ب) میں مذکورہ قابلیت ہو دستیاب نہ ہو یا موزوں نہ سمجھا جائے، تو کالج، سلیکشن کمیٹی کی سفارش پر، کسی ایسے فرد کو تقرر دے سکتا ہے جو وہ قابلیت رکھتا ہو جیسا کہ ...	
(a)	

Basharat Saleem
2025.06.27 13:56
I attest to the accuracy and
integrity of this document

رٹ درخواست گزار- مدعاعلیہ نمبر 1 اور اپیل کنندہ کے تعلیمی ریکارڈ مندرجہ ذیل ہیں:-

	جواب دہندہ نمبر 1	اپیل کنندہ
میٹرک	62فیصد	43.8فیصد(219/500)
بی اے	42فیصد	48.6فیصد243/500)
بی ایڈ	53فیصد	سیکنڈ ڈویژن 55فیصد سے کم
ایم اے	58فیصد	47.1فیصد(377/800)
ایم ایڈ	67فیصد	60فیصد(360/600)

کسی تسلیم شدہ کالج آف ایجوکیشن میں پرنسپل کے عہدے کے لیے تین قابلیتوں کا تعین کیا گیا تھا(i)ایک مستقل طور پر اچھا تعلیمی ریکارڈ؛(ii) پہلی یا اعلی دوسرے درجے کے ساتھ (7 پوائنٹ اسکیل میں 55 فیصد نمبر/ گریڈ بی) کسی بھی مضمون میں ماسٹر ڈگری اور (iii) کسی بھارتیہ یونیورسٹی کی تعلیم میں ڈگری یا غیر ملکی یونیورسٹی کی مساوی ڈگری۔

اپیل کنندہ کے سلسلے میں عدالت عالیہ کی طرف سے جو بنیادی غلطی پائی گئی ہے وہ یہ ہے کہ ماسٹر آف آرٹس کے امتحان میں اپیل کنندہ نے صرف 47.1 فیصد نمبر حاصل کیے تھے مقرر، جبکہ ر کردہ قابلیت کے مطابق امیدوار کو ماسٹر ڈگری کے امتحان میں فرسٹ یا ہائی سیکنڈ کلاس (55 فیصد) نمبر حاصل کرنے کی ضرورت تھی۔

اپیل کنندہ کی طرف سے پیش ہونے والے قابل وکیل کے مطابق، "ماسٹر ڈگری" میں تعلیم میں ماسٹر ڈگری (ایم ایڈ) بھی شامل ہوگی اور چونکہ اپیل کنندہ نے ماسٹر آف ایجوکیشن (ایم ایڈ) کے امتحان میں 60 فیصد نمبر حاصل کیے تھے، اس لیے یہ سمجھا جائے گا کہ اس کے پاس تعلیم میں ماسٹر ڈگری تھی، جس نے 55 فیصد سے زائد نمبر حاصل کیے تھے۔اس سلسلے میں، ہماری توجہ کروکشیتر یونیورسٹی سے اپیل کنندہ کو دی گئی ماسٹر آف ایجوکیشن کی ڈگری کی طرف مبذول کرائی گئی جس میں تصدیق کی گئی تھی کہ اپیل کنندہ نے "ماسٹر آف ایجوکیشن کی ڈگری" حاصل کی ہے۔

پہلے تاثر کے طور پر یہ دلیل خاص طور پر پرکشش ہے کیونکہ مذکورہ بالا قابلیت صرف "ماسٹر ڈگری" بولتی ہے؛ وہ ماسٹر آف آرٹس ڈگری نہیں کہتے ہیں۔ یہ اچھی طرح سے معلوم ہے کہ بی اے

Basharat Saleem
2025.06.27 13:56
I attest to the accuracy and
integrity of this document

امتحان کے بعد کسی شخص کو آرٹس میں ماسٹر ڈگری (ایم اے) حاصل کرنے کے لیے دو سال تک تعلیم حاصل کرنی ہوتی ہے جبکہ بی اے امتحان پاس کرنے کے بعد تعلیم کے پیشہ ورانہ پہلو میں دلچسپی رکھنے والا کوئی بھی شخص ایک سال کا کورس مکمل کرنے کے بعد بی ایڈ بن سکتا ہے۔اسی طرح ایم ایڈ کے لیے۔(ماسٹر آف ایجوکیشن ڈگری) کورس صرف ایک سال کا ہے۔اس پس منظر میں جس سوال کا جواب دینا ہے وہ یہ ہے کہ کیا پرنسپل کے عہدے کے لیے مطلوبہ مذکورہ اہلیت "ماسٹر ڈگری" ہے، کیا اس میں ماسٹر آف ایجوکیشن کی ڈگری بھی شامل ہو گی۔

اس بات کی نشاندہی کرنے کی ضرورت نہیں ہے کہ ماسٹر آف آرٹس کی ڈگری ایک تعلیمی قابلیت ہے، جبکہ ماسٹر آف ایجوکیشن کی ڈگری ایک پیشہ ورانہ اہلیت ہے۔ہمارے مطابق، جب قابلیت کے لیے "کسی بھی مضمون میں پہلی یا اعلی دوسرا درجہ (سات نکاتی پیمانے میں 55 فیصد نمبر/گریڈ بی) ماسٹر ڈگری کے ساتھ مستقل طور پر اچھا تعلیمی ریکارڈ درکار ہو"؛ (زیر تاکید) اس کا مطلب ماسٹر آف آرٹس جیسی تعلیمی اہلیت ہو گی۔مذکورہ ضرورت "مستقل طور پر اچھے تعلیمی ریکارڈ" کے ساتھ تجویز کی گئی تھی۔اس ماسٹر ڈگری کا مطلب کسی بھی مضمون میں ماسٹر آف آرٹس کی ڈگری ہو گی، یہ اس حقیقت سے بھی ظاہر ہوتا ہے کہ اس ڈگری کے علاوہ امیدوار کو تعلیم میں بھی ڈگری حاصل کرنے کی ضرورت تھی جس کا مطلب بی ایڈ یا ایم ایڈ ہو گا۔ عام طور پر اگر "ماسٹر ڈگری" کا بیان محاورہ تعلیم میں ماسٹر ڈگری (ایم ایڈ) کو بھی شامل کرنا تھا تو "تعلیم میں ڈگری" کی تیسری ضرورت کو تجویز کرنے کی ضرورت نہیں تھی۔

اگر اپیل کنندہ کا دعوی کہ "ماسٹر ڈگری" میں ماسٹر آف ایجوکیشن کی ڈگری شامل ہو گی، قبول کر لیا جاتا ہے، تو یہ ایک بے ضابطگی کا باعث بنے گا۔ایم اے میں تیسرا ڈویژن حاصل کرنے والا شخص جس پر کسی بھی یونیورسٹی کے ذریعے لیکچرر کے عہدے کے لیے بھی غور نہیں کیا جا سکتا، اگر بعد میں وہ ایم ایڈ میں اعلی دوسرے درجے کے نمبر حاصل کرتا ہے تو وہ کسی بھی کالج کے پرنسپل کے طور پر مقرر ہونے کے لیے اہل ہو جائے گا۔ایک سال کا کورس مکمل کر کے امتحان۔اس بات کی نشاندہی کرنے کی ضرورت نہیں ہے کہ اہلیت کو تجویز کرنے کا واحد مقصد یہ ہے کہ پرنسپل کے عہدے پر تعیناتی کے لیے امیدوار کا فرسٹ یا ہائی سیکنڈ کلاس ماسٹر ڈگری کے ساتھ مستقل طور پر اچھا تعلیمی ریکارڈ ہونا چاہیے، انتظامیہ کے علاوہ ادارے میں تدریس کی عمدگی اور معیار کو برقرار رکھنے کے لیے سب سے موزوں شخص کا انتخاب کرنا ہے۔موجودہ معاملے میں اس بات پر کوئی اختلاف نہیں ہے کہ

Basharat Saleem
2025.06.27 13:56
I attest to the accuracy and
integrity of this document

ماسٹر آف آرٹس کے امتحان میں اپیل کنندہ نے صرف 47.1 فیصد نمبر حاصل کیے جو کہ سیکنڈ ڈویژن بھی نہیں ہے۔ ہمیں بتایا گیا کہ متعلقہ یونیورسٹی میں سیکنڈ ڈویژن 50 فیصد اور اس سے زیادہ ہے۔ اپیل کنندہ نے اپنے ماسٹر آف آرٹ امتحان میں دوسرے درجے کے نمبر بھی حاصل نہیں کیے تھے جبکہ ضرورت پہلی یا اعلی دوسرے درجے (55 فیصد) کی تھی۔ ناقابل تسخیر نتیجہ یہ ہے کہ متعلقہ تاریخ کو اپیل کنندہ کے پاس مطلوبہ قابلیت نہیں تھی۔

ہم یہ سمجھنے میں ناکام ہیں کہ کس طرح وائس چانسلر جو خود اس رائے کے حامل تھے کہ اپیل کنندہ کے پاس پرنسپل کے عہدے کے لیے مطلوبہ قابلیت نہیں تھی اور جس نے مذکورہ تعیناتی کو منظور کرنے سے انکار کر دیا تھا، بعد میں اسی تعیناتی کو 13 نومبر 1987 کو منظور کیا جو 16 اکتوبر 1987 سے نافذ ہوا۔ جواب دہندگان کی جانب سے یہ صحیح طور پر پیش کیا گیا ہے کہ وائس چانسلر نے 15 اکتوبر 1987 کے بعد تعیناتی کی منظوری دی جب کسی تسلیم شدہ کالج آف ایجوکیشن کے پرنسپل کے عہدے کے لیے مقرر کردہ قابلیت میں ترمیم کی گئی تھی۔ اگر وہ مینیجنگ کمیٹی کی طرف سے مقرر کردہ تاریخ پر مقرر کردہ قابلیت کے لحاظ سے تعیناتی کا اہل نہیں تھا، بشرطیکہ وائس چانسلر کی منظوری ہو، تو بعد میں وہ اس عہدے کی اہلیت میں ترمیم کے بعد اہل نہیں ہو سکتا۔ اس طرح ہم عدالت عالیہ کے اس خیال سے اتفاق کرتے ہیں کہ تعیناتی کی تاریخ پر اپیل کنندہ کے پاس مطلوبہ قابلیت نہیں تھی اور اس لیے اس کی تعیناتی کو کالعدم قرار دینا پڑا۔

ہمیں مطلع کیا جاتا ہے کہ مقرر کردہ نئی قابلیت کی بنیاد پر درخواستیں طلب کی گئی ہیں اور اپیل کنندہ نے بھی مذکورہ عہدے کے لیے درخواست دی ہے۔ مذکورہ کالج کے پرنسپل کے عہدے کے انتخاب اور تعیناتی کے عمل کو قانون کے مطابق مکمل کرنے کے لیے تمام اقدامات تیزی مزید اور بغیر کسی تاخیر کے کیے جائیں۔

مذکورہ بالا ہدایات کے ساتھ یہ اپیل خارج کر دی جاتی ہے۔ لیکن مقدمے کے حالات میں اخراجات کے حوالے سے کوئی حکم نہیں ہوگا۔

اپیل مسترد کر دی گئی۔